علیہ الرحمہ
امام احمد رضا
کے کچھ سیاسی افکار اور موجودہ حالات
مصنف
مفتی عبدالرحمٰن قادری
شعبۂ نشر و اشاعت
تحریک اتحادِ اہلسنّت (پاکستان)

## اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما
## نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

فی زمانہ ہر دوسرا شخص یہی کہتا نظر آتا ہے کہ اسلام اور سیاست (Politics) کا باہم کوئی تعلق نہیں، حالانکہ یہ مذہبِ اسلام ہی ہے کہ جس نے حقیقی سیاست کرنے کا درس دیا۔ امریکی ماہرِ سیاسیات Harold Lasswell نے سیاست (Politics) کی انتہائی جامع اور مختصر تعریف کی، جو سب سے زیادہ پسند بھی کی گئی اور تسلیم بھی کی گئی۔ انہوں نے کہا:

"Politics is who gets what, when, how ?"

''سیاست اس چیز کا نام ہے کہ کس شخص کو کیا ملتا ہے؟ کب ملتا ہے؟ کیسے ملتا ہے؟'' (1)

انسان کی سماجی اور معاشی زندگی پر اثر انداز ہونے والے فیصلوں کا نام اگر سیاست ہے تو یہ راستہ شریعت سے جدا کیسے ہوسکتا ہے؟ خود رسولِ محتشم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما
ھلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی''

یعنی انبیاءِ بنی اسرائیل سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (2)

فی زمانہ لوگوں کو نہ دین کی سمجھ نہ دنیاوی علوم پر کامل دسترس۔ اگر سماجی علوم اور سیاسیات پر مہارت رکھتا ہے تو اس میں صداقت، امانت و دیانت داری کا نام و نشان

تک نہیں۔ منبر ومحراب اور مسندِ تدریس کی زینت بننے والے علما ومشائخِ کرام جو کہ اپنے اپنے فنون میں کمال رکھتے ہیں، مگر ملکی سیاست کے افق پر چمکنے والے بہت ہی کم رہے ہیں، جس سے ہمارا ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔ آج وراثت، نکاح، طلاق، نماز، روزہ، حج اور دیگر عبادات ومعاملات پر فتاویٰ جاری کرنے والے اور سمجھانے والے تو کثیر علما موجود ہیں، مگر معیشت وسیاست کی گتھیوں کو کما حقہٗ سلجھانے والے ناپید بلکہ معدوم ہیں۔ دنیا کا مایہ ناز فلسفی افلاطون ٹھیک کہتا تھا:

One of the penalties for refusing to participate in politics is that you end up being governed by your inferiors (Plato)

''سیاست میں شرکت کرنے کو ناپسند کرنے اور اس کا انکار کرنے کے نقصانوں میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ نااہل اور کمتر لوگ آپ پر حاکم بن جاتے ہیں''

چودھویں صدی ھجری میں ایک ایسا مدبر، Intellectual، گوہرِ نایاب پیدا ہوا جس کے کارناموں اور علمی خدمات دیکھ کر فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''العلماء ورثة الانبیاء''(3) کی تشریح سمجھ آجاتی ہے۔ وہ بریلی کے افق پر چمک کر پوری دنیا کی جامعات اور ہمارے اس مقالہ کا موضوعِ گفتگو بن گیا۔ ان کے انتقال کو ۹۹ برس گزر جانے کے باوجود بھی ان کی کئی کتابیں اور تحقیقات ایسی ہیں کہ جواب تک تسہیل واشاعت کے مراحل طے کرنے کا انتظار کر رہی ہیں۔ وہ شخصیت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ہیں، جو تمام دینی علوم پر مہارتِ تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ دنیاوی تمام علوم پر یدِ طولیٰ رکھتے تھے، جس میں بالخصوص پاک وہند کی سیاست پر ان کی بے نظیر اور یکتا

شخصیت تھی کہ جن کے افکار بعد والوں کے لیے مینارۂ نور اور مشعلِ راہ ثابت ہوئے۔ میں اپنے مختصر مقالے میں مفکرِ اسلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے منتخب سیاسی افکار کو بیان کروں گا اور ساتھ میں ان کے ہونے والے اثرات اور اطلاقات کا ذکر کروں گا، تا کہ ہم یہ نتیجہ (conclusion) اخذ کر سکیں کہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ بحیثیتِ عالمِ دین بھی قابلِ قدر اور قابلِ تقلید سیاسی افکار کے حامل اور موجد تھے۔

## OurConcept of Welfare State with respect to Banking Our Modern Economy :

## فلاحی ریاست کا تصور باعتبار بینکاری اور جدید معیشت

سیاست کا ایک اہم باب فلاحی ریاست کا قیام ہے۔ ماہرین Welfare State کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"A welfare state is a concept of government in which the state plays a key role in the protection and promotion of the economic and social well It is based on the being of its citizens equitable, principles of equality of opportunity distribution of wealth and public responsibility for those unable to avail them selves of the minimal positions for a good life" (4)

یعنی ''فلاحی ریاست، حکومت چلانے کا وہ طریقۂ کار ہے جس میں مرکز اپنی عوام کی معاشی ضروریات اور سماجی ضروریات کے تحفظ اور بہتری کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ فلاحی ریاست دراصل عدل و مساوات، ہر ایک کے لیے برابری کا تصور اور مواقع، دولت اور ذخائر کی منصفانہ تقسیم اور اسی کے ساتھ نادار اور پسماندہ افراد کی ضروریات کو پورا کرنے کا نام ہے''۔

مذکورہ بالا فلاحی ریاست کا تصور جس کو ۱۸۴۰ء میں Ottovon Bismarck نامی لیڈر نے جرمنی میں نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح امریکہ میں اس فلاحی ریاست کے تصور کو Lester Frank Ward(1841-1931) نے اس قدر متعارف کروایا کہ اسے مشہور مؤرخ Henry Steele Commager نے Father of Welfare State کا لقب دیا۔(5)

مگر اب دنیا کے کتنے اسلامی ممالک میں آپ کو سیاست کا یہ فلسفہ پورا ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے؟ آپ موجودہ بینکاری کا نظام ہی لے لیجیے، ملک کا 87% بینکاری نظام سود پر مبنی ہے، حکومت کا 98% ملکی قرضہ سود پر مشتمل ہے، نیشنل سیونگ کا پورا ادارہ پاکستانی عوام کے اربوں روپے سود پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وزارت مذہبی امور کے تحت حج سے متعلق فنڈ زابھی تک سود سے مکمل پاک نہیں۔ میں اپنے ۹ سالہ بینکاری کے تجربہ کی روشنی میں اپنے مذکورہ سوالات کے جوابات کو نفی میں پاتا ہوں:

۱۔ کیا اسلامی ممالک میں نافذ بینکاری سسٹم حقیقی طور پر اسلامی اصولوں پر مبنی ہے؟

۲۔ کیا اس میں واقعی فلاحی ریاست کے اصولوں پر مبنی غریبوں کے لیے مواقع ہیں؟

۳۔ مشارکہ اور مضاربہ میں جو منافع اور نقصان Risk & Reward کے قواعدو

ضوابط اور اس کی جو روح (Spirit) ہے، کیا اس پر عمل کیا جارہا ہے؟

۴۔ کیا اسٹیٹ بینک آف پاکستان آج 70 سال آزادی کے گزرنے کے بعد پاکستان کی معیشت کو سود سے پاک کرنے میں کامیاب ہوا ہے؟

۵۔ کیا لوگوں سے کمائی ہوئی رقم Revenues, Treasury, Bills, PIBs اور دیگر خطرناک سودی اسکیموں میں نہیں لگائی جارہی؟

۶۔ ہم مروّجہ بینکاری سسٹم سے کس قدر غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation) کر سکے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ ہم آزاد تو ہو گئے، مگر معیشت کو سود کی لعنت سے آزاد نہ کروا سکے۔ اور واللہ اب اس قدر حیلے، بہانے، مکاریاں اور دھوکے بازی سیکھ لی کہ شیطان بھی شرمائے۔

25 Feb 2017 کا ایکسپریس ٹرابیون اخبار ناقص اور ناکارہ معیشت کی نشاندہی یوں کرتا ہے:

Every Pakistani owes over Rs.115,000 as the country's pile of total debt and liabilities increased to Rs. 23.14 trillion by the end of December 31, 2016, a year-on-year increase of 10% according to provisional figures updated by the State Bank of Pakistan (SBP) In three years, Pakistan has taken on $25b in fresh loans. (6)

''اسٹیٹ بینک کے دیے گئے عبوری اعداد وشمار کے مطابق ہر پاکستانی (ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے) کا مقروض ہو چکا ہے اور پورا ملک تقریباً 23 کھرب روپوں کا مقروض ہو چکا ہے۔گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے 25 ارب ڈالر کے نئے قرضے لیے ہیں''۔

ہم نے یہ سمجھا کہ سود میں ہمارے لیے نجات ہوگی، ترقی ہوگی، جبکہ اسے قرآن نے اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ قرار دیا ہے۔آج تباہی کے جس دہانے پر ہم آچکے ہیں، مردِ انقلاب امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے ۱۹۱۳ء میں ملتِ اسلامیہ کی اخلاقی ومعاشی فلاح وبہبود کے لیے اپنی تجاویز ذکر کردی تھیں۔کاروباری منڈی سے تعلق رکھنے والا شخص جب پڑھے گا تو اس کے دل سے یہ آواز آئے گی کہ کاش اگر اس پر عمل ہوتا تو ہمارے Foreign Revenues زرِمبادلہ میں کبھی کمی واقع نہ ہوتی۔ہمارا Balance of Payment کبھی منفی نہ ہوتا۔جانیے کہ ۱۰۴ سال قبل امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کیا لکھا:

''اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر میں ہی رہتا، اپنی حرفت و تجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے۔یہ نہ ہوتا کہ یورپ وامریکہ والے چھٹانک بھر تانبا، کچھ صناعی کی گھڑنت کرکے، گھڑی وغیرہ نام رکھ کر، آپ کو دے جائیں اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی آپ سے لے جائیں۔''

''بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، حیدرآباد وغیرہ کے تونگر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے بنک کھولتے، سود شرع نے قطعی حرام فرمایا ہے، مگر اور سو (100) طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں، جن کا بیان کتبِ فقہ میں مفصل ہے اور اسی کا ایک نہایت

آسان طریقہ کتاب کفل الفقیہ الفاھم میں چھپ چکا ہے"۔(7)

آپ غور کریں کہ امام احمد رضا خان کا vision کیسا وسیع تھا کہ اب ۱۹۱۳ء میں مسلمانوں کو شریعت کے مطابق بینکاری شروع کرنے کی اہمیت بتلا گئے۔

فلاحی ریاست کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا بنتی ہے، آپ نے نشاندہی کی:

(مسلمانوں) کی یہ حالت ہے کہ اکثر اُمراء کو اپنے ناجائز عیش سے کام ہے، ناچ رنگ وغیرہ بے حیائی یا بے ہودگی کے کاموں میں ہزاروں، لاکھوں اڑادیں۔ وہ ناموری ہے، ریاست ہے۔ اور مرتے بھائی کی جان بچانے کو ایک خفیف رقم دینا ناگوار۔(8)

## نام نہاد مسلمانوں کی گائے کی قربانی روکنے پر ہندوؤں کی حمایت اور اس پر امام احمد رضا کا موقف

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے سیاسی Caliber اور مہارت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ 23 سال کی عمر میں ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے فتنے (Anarchy) کا سدِ باب کیا۔ اس فتنے میں کچھ فسادی نام نہاد مسلمان شامل تھے، وہ یہ کہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے ان کی ماتا دیوی گائے کو ذبح نہ کیا جائے، بلکہ بکرا یا اونٹ ذبح کرلیا جائے، گویا:

خوش رہے رحمٰن بھی راضی رہے شیطان بھی

اس پرفتن ماحول میں 23 سالہ عالمِ دین نے اپنی تدبیر اور سیاسی بصیرت پر مبنی بیانگِ دہل اعلان کیا کہ گائے کی قربانی کو روکنا درست نہیں۔ چنانچہ ۱۲۹۸ھ/

۱۸۸۵ء میں ایک سوال کا مفصل و محقق جواب دیا اور لکھا:

''ہنود کی بے جاہٹ بجا رکھنے کے لیے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا جائز نہیں''(9)

بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ مولانا بریلوی نے مستقبل میں اٹھنے والے جس طوفان کا اندازہ لگایا تھا، وہ صحیح نکلا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۱۹ء میں تحریکِ خلافت کے زمانے میں سیاسی پلیٹ فارم سے ہندوؤں کی خاطر گائے کی قربانی ترک کر دینے کا ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے مطالبہ کیا۔ صدر کانگریس مدن موہن مانویہ اور صدر مسلم لیگ حکیم اجمل خان نے اس قسم کے مطالبات کیے، جو نہایت حیرت ناک ہیں۔

نیز آپ کو عرض کرتا چلوں کہ کچھ سال پہلے ایکسپریس نیوز نے یہ خبر شائع کی کہ ''بھارتی مسلمان عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی نہ کریں۔ دارالعلوم دیوبند'' تفصیلی خبر ملاحظہ ہو:

''دیوبند: بھارت کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند نے بھارتی مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی سے اجتناب برتیں۔ دارالعلوم دیوبند کے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج اشرف عثمانی کے مطابق دارالعلوم دیوبند ہمیشہ ہی سے گائے کے ذبیحہ کے خلاف رہا ہے اور اس سلسلے میں وہ مسلمانوں کو تلقین بھی کرتا رہا ہے، اسی سلسلے میں دارالعلوم کے مہتمم مولانا ابوالقاسم نعمانی نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملکی قانون اور ہندو برادری کے جذبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے اس اقدام سے جہاں ہندو مسلم بھائی چارے کو فروغ ملے گا وہیں ملک میں دونوں مذاہب

کے ماننے والوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات بھی پیدا ہوں گے۔

واضح رہے کہ ہندو مت میں گائے کی پوچا کی جاتی ہے اور ان کی نظر میں گائے کی قربانی کسی بھی طرح قابل قبول نہیں، اسی وجہ سے بھارتی ریاست بنگال کے علاوہ دیگر تمام ریاستوں میں گائے کو ذبح کرنے پر پابندی عائد ہے۔" (10)

آپ اندازہ کریں امام احمد رضا خان کی فکر اور بیدار مغزی کا کہ آپ نے ۱۸۸۰ء میں ہی اس موضوع پر قلم اٹھایا تھا۔ آج 137 سال گزرنے کے بعد بھی فتنہ پرور نام نہاد مولوی، مسلمانوں کو منتشر کرنے پر مصر ہیں اور حق تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں۔

آج بھی اس فتویٰ بنام "انفس الفکر فی قربان البقر" کو اگر بھارت کے ہر مکتبۂ فکر کے جید اسکالرز پڑھیں اور اس کے مندرجات اور حقائق کو تسلیم کریں تو وہاں رہنے والے مسلمانوں کو ایک مؤقف پر اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔

## سیاست کو نا اہل لوگوں سے پاک کرنا

## Free politics from all incapable and corrupt people

امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص جو مینوسپلٹی کا ممبر ہے، اس کی مدت قریب الاختتام ہے، وہ ہر اعتبار سے قابل اور دیانت دار ہے۔ اس کے مقابلے میں عمر نامی ایک نا اہل شخص کھڑا ہو گیا ہے، وہ یہ کہتا ہے اگر وہ منتخب ہو گیا تو مبلغ ڈیڑھ سو روپے کارِ خیر میں دے گا، اب لوگ کس کی معاونت کریں؟

دورِ حاضر کے تناظر میں یہ سوال دیکھیں تو الیکشن کے دوران یہی ہوتا نظر آتا ہے،

لوگوں کو خرید کر ووٹ ڈلوائے جاتے ہیں اور نا اہل لوگ عہدوں پر براجمان ہو جاتے ہیں۔ آج ملک میں اہلِ ایمان کو سزائیں اور بے ایمان کو عہدے ملتے ہیں۔ آج ڈاکے، قتل اور فراڈ معمول بن گئے ہیں۔ آج سڑکیں کھنڈر اور قبرستانوں میں مارکیٹیں بن رہی ہیں۔ آج بے گناہوں کو سزائیں مل رہی ہیں۔ آج اربوں لوٹنے والوں کو سیکیورٹی دی جاتی ہے اور روٹی چھین کر کھانے والوں کے گھر پولیس گھس جاتی ہے۔ آج علاج سے لے کر انصاف تک سارے ادارے کرپشن کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں، کیونکہ ہم لوگ ووٹ کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے اسی بد دیانتی اور بدعنوانی کے سد باب کے لیے جواباً ارشاد فرمایا:

''ممبری کوئی شرعی بات نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ اگر حالت وہ ہے جو سوال میں مذکور ہے تو احمد کے مقابل عمر کے لئے کوشش عقل ونقل سے دور ہے جب وہ حسب بیان سائل ذی علم متدین نفع رساں مسلمین ہے تو اس پر ایسے عاری کی ترجیح صرف ڈیڑھ سو روپیہ کے لالچ سے جہل مبین ہے، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''من استعمل رجلا علی عشرۃ وفیھم من ھو ارضی اللہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین''

جس نے دس آدمیوں پر کسی کو افسر کیا اور ان دس میں وہ بھی ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی سب خیانت کی''۔(11)

''الاشباہ والنظائر کے تیسرے فن کے آخر میں ہے کہ اگر بادشاہ کوئی ایسا پڑھانے والا استاد مقرر کرے کہ جو قابل نہ ہو تو اس کا تقرر کرنا صحیح نہیں، اور فتاوٰی بزازیہ میں ہے کہ جب بادشاہ کسی غیر مستحق کو کچھ دے تو اس نے دگنا ظلم کیا، ایک یہ کہ مستحق کو نہ دیا،

دوسرا یہ کہ غیر مستحق کو دے دیا پس یہ وظائف اس قسم کے جاہلوں کو دینا علم اور دین کو ضائع کرنا ہے۔ اور مسلمانوں کو دکھ پہنچانے پر ان کی مدد کرنا ہے''۔(12)

۱۷ ستمبر ۲۰۱۷ میں ڈیلی پاکستان میں سینیئر صحافی شاہد مسعود کا تجزیہ شائع ہوا کہ ''این اے ۱۲۰ ضمنی الیکشن خریدا جاچکا ہے، پریزائیڈنگ افسران سمیت تمام متعلقہ اسٹاف کو کروڑوں روپے دے کر خریدا گیا۔ ووٹ کی قیمت ۱۰ ہزار روپے سے بڑھا کر ۲۵ ہزار روپے فی کس کی جاچکی ہے''۔

یہ خبر سیاست دانوں کی بدعنوانی کو بالکل ظاہر کررہی ہے۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی فکر یہی تھی کہ نا اہل اور بدعنوان لوگوں کو ہر طرح کے عہدے سے دور رکھا جائے اور حق دار کو اس کا حق دیا جائے۔ بلکہ آپ اعتقادی طور پر گمراہ لوگوں سے دور رہنے کا سختی سے حکم دیتے۔ جیسا کہ ۱۳۳۸ھ میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے ایک سوال پوچھا گیا کہ بدعقیدہ لوگ ایسوسی ایشن کمیٹی کے ممبر بھی ہوسکتے ہیں یا نہیں، جبکہ کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۹۵ ہے، جن میں سے محض ایک بد عقیدہ ہے۔ آپ نے جواباً قرآن وسنت کے دلائل قائم کرنے کے بعد مثال دی کہ ''۹۴ قطرے گلاب ہوں اور ایک بوند پیشاب کی ڈال دو، سب پیشاب ہوجائے گا، اہلِ مجلس ان احکامِ شرعیہ کا اتباع کریں اور مجلس کو خالص اہلسنت کی کرلیں ...... مسلمانوں پر لازم ہے کہ انہیں اور ان کی مجلس کو یک لخت چھوڑ دیں''۔(13)

## عالمِ اسلام سے مضبوط تعلق استوار کرنا

**Need of strong foreign affairs policy**

**especially with Muslim Countries**

ظلم پر خاموش رہنا بھی ظلم ہے۔ ایک طرف تو حدیثِ پاک ہے کہ

اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ، وَاِنِ اشْتَکٰی رَأْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ

"تمام مسلمان ایک فرد کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو جائے تو وہ خود پورا تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ خود پورا تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" (14) تو دوسری طرف عالمِ اسلام کی مجرمانہ خاموشی ہے۔ حالیہ روہنگیا مسلمانوں کا قتلِ عام، اس سے قبل شام، عراق، افغانستان، کشمیر، فلسطین، چیچنیا، مصر ہر طرف مسلمان ہی پس رہا ہے اور مسلم اُمّہ کے اتحاد اور جسدِ واحد (ایک جسم) ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔

مسلمان پر ہوتے ہوئے ظلم پر Tom Friedman نے New York Times میں کالم لکھا اور ایک بڑی اہم سچائی کی طرف توجہ دلائی:

How many Muslims has the United States killed in the past thirty years and how many Americans have been killed by Muslims ?

"گذشتہ تیس سالوں میں امریکہ نے کتنے مسلمانوں کو قتل کیا اور کتنے امریکی مسلمانوں

کے ہاتھوں سے مارے گئے؟"

اس سوال کے جواب میں ہی حقیقت اور غیر مسلموں کی یلغار مسلمانوں کے خلاف ظاہر ہوجائے گی۔اس نے اپنے کالم میں ایک اندازہ یہ بیان کیا:

Muslims fatalities for every American lost100 (15)

"ہر امریکی جان کے بدلے سو مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے"

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سلاطینِ اسلام اور ہر مسلم فرد کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سلاطینِ اسلام نہ صرف سلاطین اسلام بلکہ ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت بلکہ ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر لازم ہے۔حدیث"الدین النصح لکل مسلم"(دین ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے)(16)

مگر ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر تکلیف بشرط استطاعت، نامقدور بات پر ابھارنا جو موجب ضرر مسلمین ہو خیر خواہی مسلمین نہیں بدخواہی ہے مثلاً دریا میں طوفان ہے کچھ لوگ ڈوب رہے ہیں جو کنارے پر ہیں اور تیرنا نہیں جانتے انہیں مجبور کرنا کہ ان کے بچانے کے لئے طوفان میں کود پڑ ا، ان کا بچانا نہیں بلکہ ان کا ڈبونا ہے۔(17)

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اپنے خیر خواہ نہ بن سکے، اپنے Natural Resources کو Utilize نہ کر سکے،تو دوسروں کی کیا امداد کریں گے؟ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے پہلے In-house (اندرونِ خانہ) پختگی اور مضبوطی لانے پر زور دیا تاکہ خارجی مسائل کا بھی مقابلہ کرسکیں۔ جس ملک کے باسی اپنے گھر کو آگ لگا رہے ہوں، وہ دوسروں کے لیے کیا مسیحا بنیں گے!!!

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے فتوے کی روشنی میں اگر سلاطینِ اسلام مل کر ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں تو کوئی دشمن ہم پر میلی آنکھ بھی نہیں ڈال سکے گا۔

## بانی فلسفہ دوقومی نظریہ

## Father of Two Nation Theory

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بیسویں صدی میں دوقومی نظریے کا فلسفہ، تحریک، شعور بیدار کرنے والی سب سے پہلی شخصیت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ تھے، ورنہ کانگریسی ملا تو ہندو مسلم اتحاد کے راگ الاپنے سے فارغ نہ ہوتے تھے۔ علامہ اقبال نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء میں دوقومی نظریے کو یوں بیان کیا:

"ہندوستان مختلف اقوام کا وطن ہے جن کی نسل، زبان، مذہب ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ان کے اعمال و افعال میں وہ احساس پیدا ہی نہیں ہوسکتا جو ایک ہی نسل کے مختلف افراد میں موجود رہتا ہے۔۔۔ مسلمان کا یہ مطالبہ بالکل بجا ہے کہ وہ ہندوستان کے اندر ایک اسلامی ہندوستان قائم کریں"۔(18)

اسی طرح قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ۱۹۴۴ میں ایک خطاب کے دوران فرمایا:

We maintain and hold that Muslims and Hindus are two major nations by any definition or test of a nation. We are a nation of hundred million and what is more, we are a nation with our own distinctive culture and civilization, language and

literature, art and architecture, names and nomenclature, sense of values and proportions, legal laws and moral codes, customs and calendar, history and tradition and aptitude and ambitions. In short, we have our own outlook on life and of life. By all cannons of international law we are nation. (9)

ترجمہ: ہمارا دعویٰ ہے کہ لفظ قوم کی ہر معقول تعریف اور قومیت کے ہر صحیح معیار کی رُو سے ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں۔ ہم ہندوستانی مسلمان دس کروڑ کی ایک مستقل قوم ہیں۔ ہم ایک مختص تہذیب وتمدن کے وارث ہیں۔ ہماری اپنی زبان ہے اور اپنا ادب۔ ہمارے فنونِ لطیفہ اور ہمارا فنِ تعمیر، ہمارے نام اور نظام تسمیہ دوسروں سے بالکل مختلف ہیں۔ ہماری اقدار، ہمارا ضابطہ اخلاق اور ہمارے قوانین، ہماری رسمیں اور نظام تقویم، ہماری تاریخ، ہماری آرزوئیں اور صلاحیتیں سب دوسروں سے الگ ہیں۔ اجمال اس تفصیل کا یہ ہے کہ زندگی کے مسائل کے متعلق ہمارا نقطۂ نظر اور اندازِ فکر دوسروں سے یکسر مختلف ہے۔ بین الاقوامی قانون کے ہر اُصول کی رُو سے ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔

مذکورہ بالا دو اقتباسات پر آپ غور کریں کہ قائدِ اعظم اور شاعرِ مشرق کے الفاظ کب کے ہیں اور امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ تو اس سے بہت پہلے بیسویں صدی کے آغاز سے ہی ہندو اور مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت پر فتاویٰ جاری کر رہے تھے، جبکہ قائدِ

اعظم محمد علی جناح تو خود ۱۹۱۳ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر بنے۔اسی لیے ہمارا دعویٰ ثابت ہوا کہ برِ صغیر میں دو قومی نظریے کے محرکِ اول امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ہیں۔آپ نے ہندوؤں سے بائیکاٹ پر زور دینے کے لیے منافق لیڈران کو تنبیہ کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا:

بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کیے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں، قرآنِ کریم کے پاک اوراق پھاڑے اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لئے کلیجہ منہ کو آئے، اب کوئی درد رسیدہ مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اے اسٹیجوں پر مسلمان بننے والو، ہمدردی اسلام کا تانا تننے والو! کچھ حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا میں ڈوب مرو، اسلام و مسلمین ومساجد وقرآن پر یہ ظلم توڑنے والے کیا یہی تمہارے بھائی، تمہارے چہیتے تمہارے پیارے۔ تمہارے سردار، تمہارے پیشوا، تمہارے مددگار، تمہارے غمگسار مشرکین ہند نہیں جن کے ہاتھ آج تم بکے جاتے ہو، جن کی غلامی کے گیت گاتے ہو، اُف اُف اُف، تُف تُف، تُف۔

ان اللہ جامع المنفقین والکفرین فی جھنم جمیعا۔

بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔(21)(20)

نیز گاندھی کا رد کرتے اور ہندوؤں سے اتحاد کی مذمت کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو، اپنی مذہبی قربانی کے لئے گائے پچھاڑو۔اس وقت یہی تمہاری بائیں پسلی کے نکلے، یہی تمہارے سگے بھائی،

یہی تمہارے منہ بولے بزرگ یہی تمہارے آقا یہی تمہارے پیشوا تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں۔ ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالیے وہ آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے، اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہند دین میں ہم سے محارب ہیں پھر انہیں "لم یقاتلوکم فی الدین" میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا صریح بے ایمانی بھی، محاربہ مذہبی ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے جسے وہ اپنے دین کی رو سے زشت و منکر جانے، اسی کے ازالہ کے لئے لڑائی ہوتی ہے"۔(22)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی تحریر کے اقتباسات بتاتے ہیں کہ ان کی فکر یہی تھی کہ مسلمان کسی صورت ہندوؤں سے اتحاد و محبت کو روانہ رکھیں اور ان سے دھوکے کے سوا کسی چیز کی توقع نہ رکھیں۔ مسلم امہ نے آپ کے ان افکار کو پسِ پشت ڈال دیا، جس کا خمیازہ ہم یہ بھگت رہے ہیں کہ اب مسلمان مندر جا رہے ہیں، دیوالی منا رہے ہیں، دیوی دیوتاؤں کو چڑھاوے چڑھا رہے ہیں۔ جی ہاں! عام مسلمان نہیں، بلکہ حکومتی عہدیدار بھی! اسی ضمن میں BBC کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہندو برادری اپنا مذہبی تہوار دیوالی منا رہی ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ حکومت سندھ نے سرکاری طور پر تہوار کو منانے کا اعلان کیا ہے۔ حکمران جماعت پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے رکن قومی اسمبلی رمیش لال نے بی بی سی کو بتایا کہ جماعت کے چیئرمین بلال بھٹو زرداری نے گذشتہ شب لاڑکانہ میں ہندو برادری کے ساڑھے چار ہزار افراد کے ہمراہ دیوالی کی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا

کہ آج دیوالی کے موقع پر بھی بلاول بھٹو مندر میں سب کے ساتھ خوشیوں میں شریک تھے۔ بینظیر بھٹو نے بھی ایک بار کراچی میں دیوالی منائی تھی تاہم سرکاری طور پر یہ پہلا موقع ہے کہ حکومت دیوالی منا رہی ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے دیوالی کے موقعہ پر اپنے پیغام میں ہندو برادری کو مبارک باد دی اور اپنی تصاویر پوسٹ کیں۔ مسلم لیگ کے ایم این اے بھون داس نے اپنے پیغام میں سب کو دیوالی کی مبارک باد دی اور حکومتِ سندھ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے یہ مثبت فیصلہ کیا اور اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔(23)

اس سے اندازہ کریں کہ ہم نے اسلام کا لبادہ اتارنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ آج پاکستان کے حالات اور بالخصوص سندھ حکومت کا ہندو مذہب سے لگاؤ اور مفاد پرستی اقبال کے شعر کی عکاسی کرتے ہیں:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

کیا ہم نے انہی کاموں کے لیے الگ ریاست پاکستان کا مطالبہ کیا تھا؟ آج اگر امام احمد رضا خان کی فکر اور قرآن وسنت کے پیغام کو فروغ نہ دیا گیا تو یہ نظر آ رہا ہے کہ وہ وقت دور نہیں کہ آزادی سے قبل کے سارے معاملات پھر سے شروع ہو جائیں، یہاں تک کہ اللہ کو "رام" جیسے قبیح لفظ سے پکارنا، جنازوں کے ساتھ کلمہ طیبہ کی جگہ رام رام ست پکارنا، مولوی صاحب السلام علیکم کے بدلے پنڈت جی نمستکار کہنا روا ہو جائے، اور بھی بہت قبائح۔ الامان والحفیظ

## عوام کے پیسوں سے سیاست دانوں کے شاہی خرچے

آج ہم سیاست کا ایسا رنگ دیکھ رہے ہیں جو شاید ہی کسی ''خادم اعلیٰ'' نے انجام دیا ہو۔ وہ یہ کہ حکومتی عہدیدار بیمار ہوں تو ہمارے پیسوں اور Taxes سے علاج معالجہ یورپ میں کرائیں جبکہ غریب آدمی کو کوئی ڈھنگ کا ہسپتال میسر نہیں۔ آج ۷۰ سال گزرنے کے بعد بھی صاف ستھرا Hygienic پانی میسر نہیں۔ ایکسپریس نیوز کی ۱۴ ستمبر ۲۰۱۷ کی رپورٹ کے مطابق:

''گندے پانی سے فصل اگانے والے ممالک میں پاکستان سرِ فہرست ہے''

اس گندے پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں، سبزیوں کی ناکارہ اور صحت کو تباہ کرنے والی کیفیت پر تمام معتبر یونیورسٹیوں نے تحقیق پیش کر دی ہے، پھر بھی حکومت کی طرف سے ہنوز خاموشی ہے۔ ۲۰۱۳ء میں پاکستان کے دو اہم صنعتی شہروں سیالکوٹ اور وزیر آباد کی صنعتوں سے خارج ہونے والے آلودہ پانی، اس میں موجود بھاری دھاتوں اور ان کے فصلوں پر اثرات کا ایک جائزہ لیا گیا اور ساتھ ہی ٹیوب ویل کے پانی سے اس کا موازنہ بھی کیا گیا۔

یہ تحقیق قائدِ اعظم یونیورسٹی کے شعبہ ماحولیاتی حیاتیات کے ماہرین نے کی تھی۔ انہوں نے آلودہ اور ٹیوب ویل کے پانی سے اگائی گئی فصلوں کا جائزہ لیا جن میں پیاز، بینگن، پالک، پودینہ، گاجر، مولی، ٹماٹر اور گندم وغیرہ شامل تھے۔ یہ فصلیں ایک نالے اور پلکو ندی سے اگائی جا رہی تھیں۔ ماہرین نے حیرت انگیز انکشاف کیا کہ بالخصوص پتے دار سبزیوں میں کیڈمیئم، سیسے اور کرومیم کی مقدار اجازت کردہ مقررہ

پیمانے سے بھی کہیں زیادہ نکلی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سبزیاں کسی طرح بھی کھانے کے قابل نہ تھیں۔ کراچی میں آغا خان یونیورسٹی میں کمیونٹی ہیلتھ کے ماہر ڈاکٹر ظفر احمد فاطمی کہتے ہیں کہ اگر کیڈمیئم دھات غذا میں شامل ہوجائے تو گردے اور پھیپھڑوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ بچے ہوں یا بڑے، یہ ہڈیوں کو کمزور کرکے بار بار فریکچر کی وجہ بنتی ہے۔

ڈاکٹر ظفر نے کہا کہ سیسہ بچوں میں دماغی نشوونما کو روکتا ہے اور خون کے امراض کی وجہ بن سکتا ہے۔ ایک اور دھات جست ہے جو آلودہ پانی میں موجود ہوتی ہے اور انسانوں میں امنیاتی، دماغی، تولیدی اور نشوونما سے وابستہ امراض اور مسائل پیدا کرتی ہے۔

تاہم انہوں نے کہا کہ اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ جسم کے اندر جانے والی غذا اور مقدار کا احتیاط سے اندازہ لگایا جائے کیونکہ اسی بنا پر ان ممکنہ جسمانی مسائل کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ لاہور میں واقع انٹرنیشنل واٹر مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے ماہرین نے ایک اہم مطالعے میں انکشاف کیا ہے کہ آلودہ پانی جب فصلوں میں جمع ہوتا ہے تو وہ کئی خطرناک مچھروں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ پنجاب کے بعض اضلاع میں دیکھا گیا ہے کہ آلودہ پانی اینوفلیز، ایڈیز اور کیولکس مچھروں کا گھر بن گیا تھا۔ یہ مچھر خوفناک اور جان لیوا امراض کی وجہ بن سکتے ہیں جبکہ ان کے پہلے شکار خود کسان اور وہاں رہنے والے بچے ہوسکتے ہیں۔ (24)

ان رپورٹوں کو پڑھنے کے بعد دل خون کے آنسو روتا ہے اور صدا آتی ہے کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ ہمارے سیاست دان ملک کو اس ابتر حالت میں لے آئے ہیں کہ پانی ہے تو گندا اور سبزیاں ہیں تو بیماریوں کا مجموعہ!!!

دوسری طرف حکومتی شاہی خرچ، مراعات وسہولیات کا معاملہ یہ ہے کہ سربراہ مملکت کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے سڑکوں کے تمام سگنل بند کر دیئے جاتے ہیں دونوں اطراف ٹریفک روک دی جاتی ہے اور جب تک شاہی سواری نہیں گزرتی ٹریفک نہیں کھلتی جس میں سربراہ مملکت وزارت خزانہ کی اجازت کے بغیر جلسوں میں کروڑوں روپے کا اعلان کر دیتے ہیں وزارت خزانہ کے انکار کے باوجود پورے پورے جہاز خرید لئے جاتے ہیں (پرواز پی کے 7644 اسلام آباد سے جدہ خالی جائے گی) جس میں صدور اور وزرائے اعظم کے احکامات پر سینکڑوں لوگ بھرتی کئے گئے اتنے ہی لوگوں کے تبادلے ہوئے اتنے ہی لوگ نوکریوں سے نکالے گئے اور اتنے ہی لوگوں کو ضابطے اور قانون توڑ کر ترقی دی ۔آج ایوان صدر اور وزیراعظم ہاؤس کا بجٹ کروڑوں اور اربوں روپے ہے جس میں ایوانِ اقتدار میں عملاً بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، بہنوں، بہنوئیوں اور خاوند کا راج ہوتا ہے جس میں وزیراعظم ہاؤس سے سیکریٹریوں کو فون کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ میں صاحب کا بہنوئی بول رہا ہوں جس میں امریکہ کے نائب صدر کے استقبال کے لئے پوری پوری حکومت ایئرپورٹ پر کھڑی دکھائی دیتی ہے اور جس میں چائے اور کافی تو رہی دور پورا پورا لنچ اور ڈنر پیش کیا جاتا ہے اور جس میں ایوان صدر اور وزیراعظم ہاؤس کچن ہر سال کروڑوں روپے کا خرچہ کرتے ہیں یہ پاکستان کی ترقی یافتہ شکل ہے جس میں اس وقت کروڑوں غریب لوگ رہتے ہیں۔

قربان جایئے امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی سیاسی بصیرت پر! موجودہ سیاست دانوں کی سیاحتِ یورپ اور شاہانہ زندگی کا ذکر آپ نے ایک صدی قبل ہی تحریر فرما دیا

تھا:

''مسلمانو! تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے دین کی، کیسا شریعت کو بدلتے مسلتے، پاؤں کے نیچے کچلتے، اور خیر خواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں، موالات مشرکین ایک، معاہدہ مشرکین دو، استعانت بمشرکین تین، مسجد میں اعلائے مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے، دین الٰہی کو پامال کیا ہے، اور پھر لیڈر ہیں، ریفامر ہیں، مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں، جو ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائے مسلمان ہی نہیں، جب تک اسلام کو کند چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں''۔

آہ آہ آہ انا للہ وانا الیہ راجعون

اند کے پیش تو گفتم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

(آپ کے سامنے تھوڑا سا غم دل پیش کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دل آزردہ ہوگا ورنہ باتیں بہت ہیں)

ان جلسوں ہنگاموں، تبلیغوں کہراموں سے اگر سو دو سو نے نوکریاں یا دس بیس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمینداریاں چھوڑ بھی دیں تو اس سے ترکوں کا کیا فائدہ یا انگریزوں کا کیا نقصان، غریب نادار مسلمان کی کمائی کا ہزارہا روپیہ ان تبلیغوں میں برباد جارہا ہے اور جائے گا اور محض بیکار و نامراد جارہا ہے اور جائے گا، ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیر و سیاحت کے سفر خرچ اور جلسہ واقامت کے پلاؤ قورمے سیدھے ہوگئے اور ہوں گے، اگر یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد وقت ہے اور سیر یورپ کے حساب کا

راز تو روزِ حساب ہی کھلے گا۔"یوم تبلی السرائر فمالہ من قوۃ ولا ناصر "
(جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار)
کیا لیڈر صاحبان فہرست دکھائیں گے کہ ان برسوں کی مدت اور لاکھوں روپے کی
اضاعت میں اتنا فائدہ مرتب ہوا"۔(25)(26)

## غیر مسلموں اور بالخصوص ہندوؤں سے تعلقات

## Relationship with Non-Muslims especially Hindus

۱۹۲۰ میں ہندوستان کی سرزمین نے ایسا پُر آشوب اور پُرفتن دور بھی دیکھا، جب
بڑے بڑے لیڈرز گاندھی کی آندھی میں بہہ گئے۔
جمعیۃ العماء ہند (دہلی) کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے یہ تک
کہہ دیا:
"اے اللہ! ایک ہم سے نیک کام بھی ہوگیا ہے، یعنی میں اور مہاتما گاندھی یقینی بھائی
بھائی ہوگئے اور یہ محبت میں نے جان بوجھ کر بڑھائی ہے"۔(27)
رفاہِ عام لکھنو کے جلسے میں مولوی ظفر الملک اسحاق نے کہا:
"اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے"۔(28)
ہندو مسلم اتحاد کو پروان چڑھتا دیکھ کر امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے متنبہ فرمایا:
اللہ اکبر مشرک اور اتحاد جب تک یہ مشرک یا وہ مسلم نہ ہوجائیں دو ضدوں کا اتحاد کیونکر
ممکن، ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے نہ یہ ان کو مسلمان مان کر ان سے متحد ہوئے تو

ضرور صورت عکس ہے کہ انھیں نے شرک قبول کیا، لیڈر صاحبو! ممنوع ہے یا نہیں تمھاری خانگی پنچایتی بات نہیں "ان الحکم الا اللہ" حکم نہیں مگر اللہ کے لئے، خود لیڈران فرماتے ہیں خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا روا نہیں "لا حکم الا اللہ"، اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ اگر رسول کی اطاعت لازم ہے تو اس صورت میں جبکہ مخالفت احکام الٰہیہ نہ ہو ورنہ "انما الطاعۃ فی المعروف" مشہور ہے۔

قرآن عظیم کے صفحات مشرکین سے اتحاد و وداد حرام کرنے سے گونج رہے ہیں لیڈرو! "ء انتم اعلم ام اللہ" مصلحت شرعی تم زیادہ جانو یا اللہ جو فرماتا ہے۔

"لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ط ودوا ما عنتم" "کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا۔

لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

لیڈران کے نزدیک دشمنان خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے۔ اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اس میں محبت خدا کا ادعا واقعی ان کے نزدیک اللہ کی محبت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مل کر ایک ہو جائیں، امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں "الاعداء ثلثۃ عدوك وعدو صديقك وصديق عدوك" "دشمن تین ہیں: ایک خود تیرا دشمن، دوسرا تیرے دوست کا دشمن، تیسرا تیرے دشمن کا دوست (29)

اللہ عزوجل فرماتا ہے "فان اللہ عدو للکفرین" "بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے (30) تم کہ اس کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکر اللہ کے دشمن نہ ہوئے، تو میرے

دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھک مارتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں حماقت تجھ سے دور نہیں۔

نیز فرماتے ہیں کہ "کافروں سے اتحاد کرنے والے بحکم قرآن انہیں میں سے ہیں"

دوم: ان سے اتحاد، حالانکہ قرآن عظیم بیس سے زیادہ آیات میں اسے مردود وملعون فرماچکا اور جابجا صاف ارشاد فرمادیا کہ ایسا کرنے والے انہیں میں سے ہیں

"ومن یتولھم منکم فانہ منھم" (31) جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے تو انہی میں سے ہے، "لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ" (32) یعنی تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی"

یہ منسوخات ہی کے عمل پر ہیں کل کو شراب بھی حلال کرلیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک بڑھیں گے،

رب عزوجل فرماتا ہے:

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین o

ترجمہ: اے ایمان والو! وہ جو تمھارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور باقی سب کافران میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو۔ (33)

امام احمد رضا خان سیاست دانوں کے ذاتی مفادات کی وجہ سے ہندوؤں سے اتحاد اور سیاست دانوں کا شریعت کو مسخ کرنے کی آئے دن کوشش کرنے کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

''اس الٹی عقل کا کیا علاج، مگر اس قوم سے کیا شکایت جس نے نہ صرف شریعت بلکہ نفس اسلام کو پلٹ دیا مشرکین سے وداد بلکہ اتحاد بلکہ غلامی وانقیاد فرض کیا، خوشنودی ہنود کے لئے شعار اسلام بند اور شعار کفر کا ماتھوں پر علم بلند، مشرکین کی جے پکارنا ان کی حمد کے نعرے مارنا، انہیں اپنی اس حاجت دینی میں میں جسے نہ صرف فرض بلکہ مدار ایمان ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ اس میں شریک نہ ہونے والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں، اپنا امام وہادی بنانا مساجد میں مشرک کو لے جا کر مسلمانوں سے اونچا کر کے واعظ مسلمین ٹھہرانا، مشرک کی ٹکٹکی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا، مساجد کو اس کے ماتم گاہ بنانا، اس کے لئے دعا مغفرت ونماز جنازہ کے اشتہار لگانا وغیرہ وغیرہ ناگفتہ بہ افعال موجب کفر ومورث ضلال، یہاں تک کہ صاف لکھ دیا کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لو تو اپنے خدا کو راضی کر لو گے، صاف لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف لکھ دیا کہ ہم نے قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی، یہ ہے موالات، یہ ہے حرام، یہ ہیں کفریات، یہ ہیں ضلال تام''

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا یہ موقف آج پاکستان کے سیاست دانوں کے لئے اہم شرعی اور سیاسی وصیت ہے خاص کر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ہندووں سے رشتہ داری اور کاروبار استوار کر رکھے ہیں۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنے موقف پر عمل

کر کے بھی دکھایا اور گاندھی نے جب ملنے کی درخواست کی تو منع کر دیا چنانچہ جناب ولی مظہر ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

''حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے گاندھی جیسے مکار اور عیار ہندو لیڈر سے ایسے دور میں ملاقات سے انکار کر کے دو قومی نظریہ کو تقویت پہنچائی، جب بڑے بڑے مسلمان قائدین نے دانستہ اور نادانستہ طور پر تحریک خلافت جیسی خالصتاً اسلامی تحریک کا امام گاندھی کو بنایا ہوا تھا۔ بعد کے حالات نے امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے موقف کو سچا ثابت کر دیا''(35)

## نتائج(Conclusion)

اس مختصر مقالے کے مندرجات سے ہمارے موقف کو تقویت ملی کہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ایک زبردست عالم دین ہونے کیساتھ سیاسیات، ملک وملت کے معاملات اور عالم اسلام کے مسائل کا نہ صرف یہ کہ مکمل ادراک رکھتے بلکہ مسائل کا حل بھی جانتے اور آپ نے اپنے افکار کے ذریعے جہاں ایک طرف امت مسلمہ کی قوت ایمانی کی پاسداری کی، ان میں عشق مصطفی کی شمع کو فروزاں کیا تو دوسری طرف معاشی واقتصادی قوت حاصل کرنے کیلئے ایک لائحہ عمل پیش کیا۔ یہ آپ کی افکار کا اثر تھا کہ دو قومی نظریے کو تقویت ملی اور مسلم لیگ نے اس موقف کو اپنایا اور پھر آپ کے وصال کے بعد آپ کے تربیت یافتہ تلامذہ اور خلفا نے حصول پاکستان میں کلیدی کردار ادا کیا۔

## حرفِ آخر

اس مقالے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ہم اپنے اندر ایک سیاسی ولولہ پیدا کریں، نوجوانوں میں سیاسی شعور بیدار کریں، Jack of All Master of None(ہر فن مولا، ہر گن ادھورا) کی روش ختم(Eliminate) کریں اور اپنے نوجوانوں اور تعلیم یافتہ اسکالرز کو جدید فنون پر مہارت دلوانے کی کوشش کریں۔

اگر ہر سال ہر یونیورسٹی اور ہر دارالعلوم سے ایک اچھا صادق و امین مستقبل کا سیاست دان(Graduate) کروائیں، اس نظریے سے وہ ملکی سیاست میں آ کر فرنٹ لائن پر صرف نعروں اور دھرنوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ تعلیمی اور معاشی انقلاب کا موجب بھی ہوگا۔ تب ہم دنیا کے نقشے پر آفتاب کی طرح باقی رہیں گے، ورنہ افسوس صرف لائبریری کی کتابوں میں ہمارے ملک کا نام باقی رہے گا، اور اسے بھی دیمک چاٹ کر کھا جائیگی۔

George Orwell نے کہا تھا:

People that elect corrupt politicians are not victims but accomplices

''وہ لوگ جو دغا باز اور مکار سیاست دانوں کو منتخب کرتے ہیں وہ مظلوم نہیں، بلکہ جرم میں برابر کے شریک ہیں''

اسی لئے امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے غافل امت کو active approach

اپنانے کیلئے کہا

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو ! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

## احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم اُن کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے
علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
سب اُن سے جلنے والوں کے گُل ہو گئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
تم کیا گئے رونقِ محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زلفِ پریشاں ہے آج بھی
مرزآ سرِ نیاز جھکاتا ہے اس لئے
علم و عمل پہ آپ کا احسان ہے آج بھی

# ماخذ ومراجع


1. Encyclopedia Britannica
2. صحیح بخاری کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/۴۹۱
3. ابوداود، ترمذی
4. Competitive Political Science Paper I & II for CSS-PMS
5. Competitive Political Science Paper I & II for CSS-PMS
6. Express Tribune Newspaper- 25 Feb 2017
7. فتاوی رضویہ، جلد ۱۵، کتاب السیر، صفحہ نمبر ۱۴۲
8. ایضاً
9. فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، صفحہ نمبر ۵۵۸
10. 15 اکتوبر 2013، ایکسپریس نیوز
11. فتاوی رضویہ، جلد ۲۴، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ ۷۱۵، بحوالہ المستدرک للحاکم، کتاب الاحکام، دارالفکر بیروت ۴ / ۹۲، کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی، ترجمہ ۲۹۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱ / ۲۴۸
12. فتاوی رضویہ، جلد ۲۱، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ ۲۴۹، بحوالہ المختار،

کتاب الجہاد فصل فی الجزیۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۸۱

13. فتاوی رضویہ، جلد ۲۴، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ ۷۱۷

14. صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ۲۵۵۸-۶۷

15. Foreignpolicy.com, why they hate us۔

16. صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدین النصیحۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، قدیمی کتب، کراچی

17. فتاوی رضویہ، جلد ۲۴، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ ۷۱۹

18. تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ، سرسید سے قائداعظم تک، آزاد بن حیدر، تحریک پاکستان فاونڈیشن

19. www.dawn.com/news/1153119

20. القرآن الکریم، سورہ نساء، آیت ۱۴۰

21. فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، صفحہ ۴۵۲

22. فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، صفحہ نمبر ۴۵۴

23. ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۴ www.bbc.com۔

24. ۱۴ ستمبر ۲۰۱۷، ایکسپریس نیوز

25. القرآن الکریم، سورہ طارق، آیت ۹، ۱۰

26. فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، صفحہ نمبر ۵۳۳

27. اخبار ''فتح'' دہلی، ۲۴ نومبر ۱۹۲۰ء ''النور'' از مولانا سلیمان اشرف بہاری

28. اخبار ''اتفاق'' دہلی ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء، اخبار ''پیسہ اخبار'' ۱۸ نومبر ۱۹۲۰ء، ''دبدبہ سکندری'' رام پور، یکم نومبر ۱۹۲۰ء، بحوالہ: تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم، از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

29. نہج البلاغہ مع شرح ابن ابی الحدید، الجزء التاسع عشر، دار احیاء التراث العربی بیروت، جلد ۴، صفحہ ۳۸۴

30. ان الحکم الا للہ، القرآن الکریم، سورہ یوسف، آیت ۴۰، لا تتخذوا بطانۃ من دونکم، سورہ آل عمران، آیت ۱۱۸
القرآن الکریم، سورہ بقرہ، آیت ۹۸

31. القرآن الکریم، سورہ مائدہ، آیت ۵۱

32. القرآن الکریم، سورہ مجادلہ، آیت ۲۲

33. القرآن الکریم، سورہ مائدہ، آیت ۵۷

34. فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، صفحہ ۴۲۵

35. ولی مظہر ایڈووکیٹ، عظمتوں کے چراغ

یہ مقالہ امام احمد رضا کانفرنس (9 نومبر 2017، 19 صفر المظفر 1439) میں پڑھا گیا اور اسے بڑی پذیرائی ملی۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کے شکریہ کے ساتھ تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان کی جانب سے عرسِ رضوی پر فی سبیل اللہ تقسیم کر رہے ہیں۔